تیرے بغیر

مولانا حسرت موہانی کی ایک غزل "تیرے بغیر" ابھی چند روز ہوئے بعض اخباروں میں شائع ہوئی تھی، غزل کا سوز و گداز اس غم جانگسل کا امانت دار تھا جو مولانا کے دل میں ہمیشہ کے لیے جدا ہو جانے والی رفیقۂ حیات کی یادگار ہو کر آباد ہو گیا ہے۔ ہمارے فاضل دوست مولانا حامد الانصاری غازی بھی چند ماہ ہوئے اسی طرح کے روح فرسا حادثہ سے دوچار ہو چکے ہیں۔ اس لیے جب آپ نے مولانا حسرت کی یہ غزل پڑھی تو بیساختہ دل پر ایک چوٹ لگی اور اس کی صدائے دلشکن غزل ذیل کے زمزمہ میں تبدیل ہوگئی" "برہان"

میرا سینہ وقف صد آلام ہے تیرے بغیر — میری ہر اک آرزو ناکام ہے تیرے بغیر

اب نہ وہ دن ہیں، نہ وہ راتیں نہ وہ عیش و نشاط — اب خدا ہی اور خدا کا نام ہے تیرے بغیر

دیکھ مجھ کو میں تری ٹوٹی ہوئی امید ہوں — میرا شیشہ اک شکستہ جام ہے تیرے بغیر

اب نہ وہ دل اور نہ وہ محفل نہ وہ دنیائے دل — ہر طرح بے کیف صبح و شام ہے تیرے بغیر

میرا ہر اقدام ہے اک شکل تکمیل جنوں — میرا ہر آغاز اک انجام ہے تیرے بغیر

آمری اس زندگی کو دیکھ اور حسرت سے دیکھ — زندگی ہے اور برائے نام ہے تیرے بغیر

ہر طرف اک جوشش ناکام اور اک اضطراب — ہر سکوں اک گردش ایام ہے تیرے بغیر

اب نہ وہ گل ہیں نہ وہ گلشن نہ وہ رنگ بہار — حسن ہر عنوان سے بدنام ہے تیرے بغیر

ایک تو ہی جنتیں تیرے لیے آباد ہیں!
ایک غازی ہے کہ بے آرام ہے تیرے بغیر

صبح ۸ بجے۔ ۲۵ جولائی ۳۷ء — ندوۃ المصنفین